سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۶۲۲

رسالہ امر عقیدۂ تناسخ

نفوس کا جائزہ

ایک سرسری نظر

از قلم

سرکار رئیس العلماء مولانا السید کاظم النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی علیگڈھ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت

۱ روپیہ

التجا

اس رسالے کی طباعت کے اخراجات محترمی جناب
آفتاب حسین صاحب نے دئے ہیں۔ لہذا التجا ہے کہ
مومنین جناب لیاقت حسین و خورشید فاطمہ کے لئے سورۂ فاتحہ
پڑھ دیں۔ کاش دوسرے مومنین بھی اسی طرح ایک ایک
رسالہ اپنے مرحوم عزیزوں کے لئے چھپوادیں۔ تو مشن
کے جو رسالے ختم ہو چکے ہیں۔ وہ پھر چھپ جائیں۔ آمین

تعارف

سرکار سید العلماء طاب ثراہ کا یہ مقالہ اخبار سرفراز
کے محرم نمبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا تھا جسکی افادیت کے
پیش نظر امامیہ مشن نے محرم ۱۳۸۹ھ میں بصورت رسالہ
شائع کیا تھا جو ختم ہو گیا لہذا اس کا دوسرا ایڈیشن شائع
کیا جا رہا ہے۔

خادم ملت

عابد طبا طبائی

آنریری سکریٹری امامیہ مشن ھند

چوک لکھنؤ ۔ ۳ ۔

جنوری ۱۹۹۲ء

۷۸۶

ایامِ عزا کا اختتام

اور اپنے نفوس کا جائزہ

یوں تو اس نیلگوں فلک کے نیچے ہزاروں بے گناہوں کے خون بہے اور بہتے رہیں گے۔ دنیا ہزاروں انقلابات کی جولانگاہ بنی اور بنتی رہے گی۔ زمین لاکھوں انسانوں کے خون سے لالہ زار ہوی اور ہوتی رہے گی، مگر یاد رکھیے کسی خون کی رنگینی پائدار ثابت نہ ہو سکی۔ یقیناً انقلابات نے آکر دنیا کے دل میں اختلاج پیدا کیا مگر کچھ عرصہ کے بعد سکون ہو گیا۔ اس بزم کائنات میں ہزاروں انسانوں کی صف ماتم بچھی مگر پھر اٹھ گئی کسی حادثہ کا اثر دائمی نہ بن سکا لیکن نہ معلوم کربلا کی داستان میں، نینوا کے درد انگیز قصہ میں کون سا درد بھرا ہوا ہے جس کا اثر ہر دل میں اور جس کا تصور آج بھی ہر دماغ میں ہے۔ آخر اس میں راز کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں خون زیادہ بہا ہے، آدمی زیادہ مارے گئے ہیں، مال واسباب بکثرت سے لوٹا گیا ہے مگر دل کے پاک اور عزیز ترین جذبات کی قربانی اتنے اثر انگیز اور نتیجہ خیز طور پر کہیں پیش نہیں ہوی جیسی کربلا کی زمین پر رسولؐ کے نواسےؑ نے پیش کی۔ یہی وجہ ہے کہ عالم کے انسانوں کی سوگواری ہوی مگر چند روزہ رہی لیکن حسینؑ مظلوم کی

سوگواری زمان و مکان کی قیدوں سے آزاد ہے۔ ابتدائے آفرینش میں بھی ان کی صفِ ماتم بچھی، آج بھی ان کی عزا قائم ہے اور مستقبل بھی درخشاں نظر آ رہا ہے۔ مگر کیا امام حسینؑ کی عزا اُن پر صرف چار آنسو بہا لینا، ہائے واویلا مچا لینا ہے؟ نہیں! نہیں! ایسا نہیں۔ عزاداری کا اصل مقصد یہ ہے کہ جس راستے میں اُنھوں نے جان دی، جس مقصد کی خاطر اُنھوں نے اپنا گھر بار لٹا دیا اور جس راہ میں اُنھوں نے ظاہری عزت و آبرو تک کو عزیز نہ کیا، اُس راستے کو ہم سمجھیں اور چلتے رہنے کی کوشش کریں، اُن کے مقصد کو جانیں اور عملاً اُس کے محافظ ہوں اگر ایسا ہے تو عزادار حسینؑ ہیں۔ ورنہ صورت سے ہیں اپنی سیرت سے نہیں۔

معرکۂ کربلا کا فاتح حسینؑ دنیا کو انسانیت کی صحیح قدر و قیمت بتانے کے لیے اٹھا تھا، اُس کا مقصد انسانیت اور اُس کی شرافت و فضیلت کو حیوانیت و بہیمیت کے شکنجوں سے آزاد کرانا تھا۔ وہ دنیا کے واسطے حق و صداقت کے پیغام بر تھے۔ ان کی زندگی آزادی و حریت کے ساتھ عبودیت الٰہی کا ایک سانچا تھی جس میں ہر صاحب بصیرت اپنی سیرت کو ڈھال سکتا ہے، ان کا کردار عالم انسانیت کے لیے ایک بلند معیار تھا، جس کسوٹی پر کس کر انسان کے افعال و اعمال

معراج کمال پر پہونچ سکتے ہیں۔ وہ علم برادران صداقت کی ہمتِ دل، جوشِ عمل، جرات، اخلاق کے واسطے منارۂ ہدایت ہیں۔ گویا یوں سمجھئے کہ حسینؑ نام ہے حریّت ضمیر کا، حسینؑ نام ہے باطل اقتدار سے بغاوت کا۔ یہ وہ بلند اوصاف ہیں جو امام حسینؑ کی ذات سے وابستہ ہو گئے اور ان کی ہستی ان کیسے وابستہ ہو گئی۔ وہ، وہ حریت پسند تھے جن کے نام کی یاد آزادی کی آواز کے ساتھ ہم وہ، وہ حق پرور تھے جنھوں نے حقانیت کی آواز سے آواز ملائی اور حقانیت ہمیشہ کے لئے اُن کی ہم نوا ہو گئی۔ حسینؑ وہ تھے جنھوں نے یزیدی عہد میں نہیں بلکہ شیطانی وابلیسی عہد میں کمرِ خمیدہ اسلام کو سیدھا کر کے اپنے بعد آنے والے داعیانِ حق کے دلوں میں یہ جرأت و ہمت پیدا کر دی کہ وہ فاسق و فاجر، جابر و قہار بادشاہوں کے مقابلہ میں جم کر اور اُن سے مرعوب ہو کر یا ان و اسلام کی "ھل من ناصر ینصرنا" کی آواز پر لبیک کہہ سکیں۔ ورنہ یاد رکھئے کہ اگر ۶۱ھ میں باطل کے مقابلہ میں یہ حق کی آواز دھیمی ہو جاتی تو قیامت تک کے لیے حق باطل کے سامنے، شرافت رذالت کے سامنے، انسانیت حیوانیت کے سامنے اور کہنے دیجیے کہ الوہیت شیطنت کے سامنے

بظاہر جھک جاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس لاچاری اور لاوارثی کے زمانہ میں اگر حق و صداقت، شرافت و حریت اور انسانیت و الوہیت نے کسی کے دامن میں پناہ لی ہے تو وہ حسینؑ تھے۔

یہ تھا وہ حسینؑ جس نے اللہ کے باقی مقصد میں جان نثار کر کے فنا کا لباس اُتار اور بقا کی قبا پہنی۔ اب بھلا ممکن تھا کہ حسینؑ کی یاد دنیا سے مٹ جائے؟ نہیں، حسینؑ کے ذکر سے اللہ کی یاد تازہ ہے۔

یہ تھے وہ حسینؑ جن کی طرف آج ہم اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور اُن کے جاں نثار، فداکار اور شیدائی ہونے کے دعویدار ہیں مگر یاد رکھیے، محبت کی کسوٹی اطاعت ہے اگر الفت شعاری کے ساتھ ساتھ اطاعت شعاری بھی ہے تو جانیے کہ حقِ محبت ادا ہوا، ورنہ زبانی دعوائے محبت کرنے والے بہت ہیں۔ یہ ایام عزا کا دور ہمارے لیے ایک تازیانۂ عمل تھا۔ الفت کا تقاضا کہ اگر ایک طرف ہماری آنکھیں غم میں اشک فشاں تھیں تو دوسری طرف دل میں بھی رنج و ملال کی فضا قائم ہوتی۔ اگر ماتم میں ہمارے سینوں پر ہاتھ پڑتے تو اس تصور کے ساتھ کہ آج یہ ماتم کی آواز ہے۔ اگر موقع آیا تو ان ہی ہاتھوں سے تلوار دل کی

جھنکار کی صدا پیدا ہو گی۔

ہم اگر سیاہ پوش تھے تو اس یقین کے ساتھ ہوتے کہ ہم بھی دنیا کو اس غم میں سیاہ پوش بنا کے رہیں۔ یقیناً ہمارے گھروں میں صف ماتم بچھی لیکن حق جب ادا ہوتا کہ اس کے ساتھ دل بھی ماتم کدے بنے ہوتے۔ عزا میں تاثیر جب ہوتی کہ نوحۂ و شیون کی آوازیں در و دیوار سے نہ ٹکراتیں بلکہ دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتیں۔ پھر ہم اس قابل تھے کہ حسینؑ کا پرسا اُن کی ماں فاطمہ زہراؑ کو دیتے۔

عزا کے دن ختم ہوئے حسینؑ کے ماننے والو! اب تم ذرا خود ہی تنہائی میں بیٹھ کر سوچو کہ تم کس قدر اس سے متاثر ہوئے؟ تمہارے دلوں میں کتنی ہمت، کتنا جوشِ عمل پیدا ہوا؟ خدا کرے رفتہ رفتہ گفتار کے ساتھ کردار بھی سازگار ہو اور یہ زبانی دعوے ہائے محبت عمل کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ کیا دن ہوں گے وہ جب حسینؑ کے ماننے والوں کے دل میں وہی جوش، وہی ولولہ، وہی حوصلہ ہو گا جو ۶۱ھ میں عاشور کے دن کربلا کی زمین پر اُن بہتر حسینی جاں نثاروں کے دل میں تھا۔

تمام شد

پبلشر:- عابد طباطبائی آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

امامیہ مشن ہند

خداوندِ عالم اور معصومینؑ کی خوشنودی
حاصل کرنے کے لئے مشن میں طباعت و اشاعتِ کتب
کا کام شروع ہو گیا ہے. ہم کو چھ سو سے زیادہ پرانے اور
نئے رسائل چھپوانا ہے۔ لہذا حضرات سے التجا ہے کہ وہ ایک
ایک رسالہ اپنے کسی مرحوم عزیز کے لئے چھپوا دیں. جس
میں رسالہ چھپوانے والے کا نام اسکی ترقی کی دعا اور
مرحوم کے لئے سورۂ فاتحہ کی التجا ہوگی. ۱۶ صفحہ کا ایک ہزار
رسالہ مع سرورق اور فوٹو بلاک وغیرہ کے ۔ سات سو
روپئے میں اور ۳۲ صفحہ والا سوا ہزار میں چھپ جائیگا۔

مجلس سوئم و چہلم میں مشن کے رسالے تقسیم
کیجئے نیز ہر طرح مشن کی امداد کیجئے۔

عابد طباطبائی
سکریٹری امامیہ مشن
چوک لکھنو-۳.